لا حول ولا قوۃ الا باللہ

کاشف الاسرار

بجواب

اشتہار صداقت آثار

انعامی چار سو روپیہ

منشی صادق حسین صاحب مختار سابق سنی حال احمدی نے جو
اٹاوہ کے مختار ہین۔ بجواب مطلع الانوار مصنفہ حقیر سید موسی رضا مختار اٹاوہ
ایک اشتہار شایع کیا تھا۔ اوسکے جواب مین یہ رسالہ شایع ہوتا ہے۔ جو جو نمبر دیئے
گئے ہین اوسکو اون نمبرونکا جواب سمجھنا چاہئے جو صادق حسین صاحب مختار نے
اپنے اشتہار پر نمبر دیا تھا۔ خدا کرے کہ یہ رسالہ موجب ہدایت مسلمین ہو۔

مطبع صلاح کھجوہ ضلع سارن صوبہ بہار مین طبع ہوا
شیخ عطا حسین
پرنٹر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین وحبیب الہ العلمین والہ الطیبین الطاہرین المعصومین

(۱) امابعد واضح ہو کہ حفاظ اٹاوہ کی درخواست اور طلب ثبوت تشیع پر شیعہ حافظ کے یہ منصفانہ الفاظ مجمع عام مین ہرگز قابل گرفت نہ تھے کہ "درحقیقت شیعہ ہی وہ فرقہ ہی جو ناجی ہے اسی طرح آپ سب حضرات کا عقیدہ اپنے مذہب کے حق ہونیکا ہونا چاہئیے" صفحہ ۳ مطلع الانوار منشی صادق حسین صاحب مختار نے خواہ مخواہ اشتہار شایع کرکے بحث کی بنیاد ڈالدی خود ہی ابتدا کرین اور جواب باصواب پانے پر چراغ پا ہون یہ خلاف انصاف نہین تو اور کیا ہے

۲۔ قانون پڑھانا اور پریکٹس practice سکھانا دونون امر ایسے نہین ہین کہ خیالات مذہبی مین طوق غلامی ڈال سکین جبکہ وہ خود ہی اپنے آبا واجداد اور اوستاد کے مذہب پر نہ رہے۔ ہان لفظ "مدتون" کے بجائے جو خلاف واقعہ ہے لفظ "مہینون" قابل ترمیم ہے جواباً مذہبی خیالات کے اظہار پر ناخوش ہوکر خلاف اخلاق ذاتی حملہ پسندیدہ نہین منشی صاحب کی عمر کا بڑا حصہ اٹاوہ کے واقف کارون مین بھی گذرا ہے جس کے متعلق مین نہین کہہ سکتا۔

۳۔ اول مشتہر صاحب کو اپنی اسناد علمی کسی یونیورسٹی کے علمار کے سامنے پیش کردینی چاہئیے تھین پھر مجھسے کوئی مطالبہ مناسب تھا کیونکہ اپنی قابلیت وعلمیت کا دعوی نہین مگر یہ نہین ہوسکتا کہ اظہار حق سے باز رہون عقلمند کو ما قال کو نظر کرنا چاہئیے نہ من قال پر۔

۴۔ تقیہ کا طعنہ خارج از بحث ہے جبکا منکر قران کریم واحادیث رسول صلعم کا جھٹلانیوالا

قرار پادیگا اور یہ بحث جداگانہ ہو سکتی ہی اگر ہمت ہو ثبوت تقیہ کو تو محیت تا زمان خروج امام آخر الزمان علیہ السلام خود پیش کرتے ہین لہذا اسکی ضرورت نہین معلوم ہوتی بلکہ یہ امر دکھانا چاہئیے تھا کہ ظہور امام علیہ السلام تک تقیہ کرنا لازم نہین ہے۔ واقعہ حضرت ابراہیم علیہ السلام پیش نظر رکھئیے کہ زوجہ کو شدت خوف سے بہن کہنا پڑا صحیح بخاری صـ۱۱۸ پارہ ۲۸ التقیہ ثابتہ الی یوم القیامۃ لم تکن مختصۃ بعہد رسول اللہ

کنز العمال جلد ۲ صـ۲۲ لا دین لمن لا تقیہ لہ جو تقیہ نکرے اوسکا دین ہی نہین۔

کتاب ایام الصلح صـ۱۶۸ جناب مرزا صاحب آیت لا تلقوا بایدیکم الی التہلکہ پیش کرکے فرماتے ہین "پس ہم گنہگار ہون گے اگر دیدہ و دانستہ تہلکہ کیطرف قدم اوٹھائین گے اور حج کو جائین گے" اسی کا نام تقیہ ہے جو مشروط بخوف جان و مال ہے۔ اثاوہ مین کیرواسطے تقیہ خدانخواستہ ابھی اسباب نہین ہین۔

۵۔ علم کی فضیلت جو منشی صاحب آج پیش فرماتے ہین اسکا لحاظ بمقام سقیفہ ہوتا تو باب العلم بنی سلطنت دنیوی سے بھی محروم نہ رہتا اور الفاظ کی گرفت سے کتاب مطلع الانوار رہ نہین ہو سکتی البتہ الہامی کتب کے نمونے قابل دید ہین ملاحظہ ہون" وسائل اور ثمرات پر غور نہین کیگئی"۔ آئینہ کمالات اسلام مصنفہ جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی صـ۵ "لیکن ذرا غور کرنے سے بخوبی سمجھ مین آجائیگا،، صـ۳۹ توضیح مرام جسپر لفظ الہامی لکھا گیا ہے۔ "و نیز جبریل کی اوترنے مین کسیقدر توقف بھی وقوع مین آئی ہے" صـ۸۸ کتاب مذکور و نیز بلاشبہہ جبکہ بہترین عمل جہاد فی سبیل اللہ پر حضرات ثلاثہ عامل نہ تھے تو خطاب آیہ استخلاف مین کیسے مراد لئے جاسکتے ہین۔

۶۔ تفسیر کے نمونے بیضاوی و فتح البیان و جلالین وکشاف سے دکھلائے گئے تھے جنھون نے وعدہ استخلاف کا پورا ہونا عہد رسول مین قبول کیا ہے۔

۷۔ عہد رسول اللہ مین ان حضرات کی جہاد مین حالت پوشیدہ نہین تھی پھر الہی نفرتونکی بارش کس صلہ مین حضرات ثلثہ پر ہوئی اور انسے زیادہ دیگر سلاطین پر بھی بارشین ہوئین تو کیا وہ مومن قرار دئیے جاسکتے ہین عہد ولید کی فتوحات کے حالات تاریخ الخلفا سیوطی صـ۱۵۲

و ۱۵۳ پر لکھی ہین۔ قال الذہبی عاش الجہاد فی ایامہ وفتحت فیہا الفتوحات العظیمہ کا یام عمر بن الخطاب۔ اور یزید نے تو فتح کا خاتمہ ہی کر دیا۔ رسول اللہ صلعم سے وعدہ بحالت خوف اللہ نے کیا اور پھر نصرت الٰہی کی بارش ایسی ہوئی کہ دنیا کو سیر وسیراب کر گئی۔ دیکھئے سورہ توبہ پارہ ۱۰ لَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰهُ فِیْ مَوَاطِنَ کَثِیْرَةٍ وَّیَوْمَ حُنَیْنٍ بیشک اللہ نے تمھارے بہت سے موقعون پر مدد کی اور (خاصکر) حنین کے دن غزوات بدر۔ احد۔ خندق۔ خیبر۔ حنین وغیرہ وغیرہ مین فتح ہو کر خوف رسول اللہ صلعم کا بالکل مرتفع ہو گیا استخلاف قومی عمل مین آکر ولیبدلنہم من بعد خوفہم امنا پورا ہو گیا پس ایفائے وعدہ کیلئے زمانہ قریب کو چھوڑ کر زمانہ بعید سے متعلق قرار دینا خلاف انصاف ہے اور روئے زمین پر تو ابھی تک وعدہ پورا نہین ہوا۔ آیہ استخلاف کے حصص جداگانہ پر خامہ فرسائی نہ فرمائی علی الخصوص اس امر پر کہ پچھلے کسی نبی کی خلافت کبھی اجماع یا شوریٰ سے منعقد نہین ہوئی اگر ہونا ثابت ہو تو اب مبلغ سو روپیہ تاوان دینے کو تیار ہون الفاظ آیہ کما استخلف الذین من قبلہم نے حضرات ثلثہ کو وعدہ سے بالکل علیحدہ کر دیا ہے۔ قانوناً بار ثبوت بذمہ مدعی ہوتا ہے پھر منشی صاحب کس اصول قانون سے مستثنیٰ رہے جو ملکی فتوحات کو نصرت سمجھا ہے اس پر مین نے آیہ فہل عسیتم ان تفسدوا فی الارض وتقطعوا ارحامکم کو پیش کر دیا ہے اور بخاری شریف کی ایک حدیث حرص امارت کی بھی پیش کی۔

۸۔ جناب امیر کے الفاظ سے حضرات ثلثہ کو منشی صاحب کا سمجھنا تاریخ دانی کا نمونہ ہی کیونکہ حضرت نے جب یہ الفاظ فرمائے تھے تو تیسری خلافت کا پتہ بھی نہ تھا اور پھر اور بھی تعجب ہے کہ رسول اللہ صلعم کو کبھی نہ معلوم ہوا کہ یہ وعدہ کی گھٹائین حضرات ثلثہ پر برسنے کیلئے ہین وہ الفاظ مندرجہ شرح نہج البلاغہ یہ ہین ان ہذا الامر لم یکن نصرہ ولا خذلانہ بکثرة ولا قلة وہو دین اللہ الذی اظہرہ وجندہ الذی اعزہ وایدہ حتی بلغ وطلع حیث طلع ونحن علی موعود من اللہ فاللہ منجز وعدہ۔ جناب امیرؑ نے تو اپنے آپ کو موعود [illegible]

اور جنگ احد مین باوجودیکہ تعداد مسلمانونکی زیادہ تھی مگر بھاگ گئے اور قلیل ثابت قدم رہکر فاتح
ہوئے اسی کو یاد دلایا کہ اشاعت و فتح اسلام قلت و کثرت پر نہین ہے اور جبکہ حضرت علیؑ
حضرات شیخین کو حسب روایت صحیح مسلم جلد ۲ صفہ ۹۰ اثماً۔ خائناً۔ غادراً۔ کاذباً خود
بقول حضرت عمر سمجھتے تھے تو موعود من اللہ کیونکر اون کو مان سکتے ہین جنگ تبوک
مین معاذ بن جبل نے بعیت تمامی لشکر بمقابلہ نصاریٰ روم اسی آیہ استخلاف کو پڑھا تھا و اقدی
صفہ ۲۶۳ اوسوقت تو حضرات ثلثہ پر باران نصرت کا امساک تھا آخر وعدہ استخلاف کی خبر
حضرات ثلثہ مین سے کسی کو کسیوقت تو ہوئی ہوتی جسکو وہ بیان فرماتے۔ پہلے اشتہار
مین تو آپنے لکھا تھا سوم چونکہ اس وقت خلافت راشدہ کے اولین مخاطب اصحاب رسول اکرم
ہین اسلیئے ضرور ہوا کہ خلافت موعودہ کی ابتدا اصحاب کرام سے ہو اور زبان عرب کے قاعدہ
جمع کے لحاظ سے اصحاب رسول مین کم سے کم تین اصحاب کے وجود مین اس خلافت موعودہ
کا وعدہ پورا ہوا۔

اور اس اشتہار مین لکھتے ہین در حضرات اہلسنت یہ نہین کہتے کہ انعقاد خلافت ابوبکر اس
آیت کی بنا پر ہوا بلکہ یہ کہتے ہین کہ آپکے عہد خلافت مین جو الٰہی نصرتین بارش کی طرح برسین
اونسے ظاہر ہوا کہ حضرت ابوبکر آیت استخلاف کے مصداق و موعود خلیفہ ہین۔ پھر واضح ہو کہ
ہمنے بھی یہ آیت چودھوین صدی مین خلافت ابوبکر سے متعلق نہین کی بلکہ سب سے پہلے شخص
اس آیہ کو خلافت خلفائے ثلثہ سے متعلق کرنے والے جناب امیرؑ ہین جیسا کہ علامہ مثیم
کے شرح نہج البلاغہ سے ظاہر ہے"

مگر افسوس ہے کہ جسوقت اس خلافت کا ذکر جناب امیرؑ کے سامنے کیا گیا کہ آپکو خلیفہ رسول
بلاتے ہین تو حضرت نے فرمایا۔ سریع ماکذبتم علی رسول اللہ فرجع فابلغ الرسالہ
فبکی ابوبکر طویلا فقال عمر الثانیۃ ان لا تمہل ھذا المتخلف عنک بالبیعۃ فقال ابوبکر
لقنفذ عد الیہ فقل لہ امیر المومنین یدعوک سایع فجائہ قنفذ فادی ما امر فرفع
علی صوتہ فقال سبحان اللہ لقد ادعی ما لیس لہ فرجع قنفذ فابلغ الرسالہ
فبکی ابوبکر طویلا صفہ ۲۱ کتاب الامامۃ والسیاسۃ ابن قتیبہ۔

جس سے معلوم ہوا کہ جناب امیرؑ تو اس دعوی خلافت و امارت مین ابو بکر صاحب کو کاذب سمجھتے تھے. پہر یہ کہنا کہ سب سے پہلے شخص اس آیہ کو خلافت خلفائے ثلثہ سے متعلق کرنے والے جناب امیرؑ ہین کہانتک درست ہو سکتا ہے۔

اس طرز خاص کے موجد شاہ ولی اللہ صاحب ہین جنہون نے ازالۃ الخفاء صفحہ ۲۱ مین اسکو لکھا. مگر افسوس کہ آپنے اونکے مطلب سمجھنے مین غلطی کی. کیونکہ وہ تو اسکے مدعی ہین خلافت حضرت سید المرسلین امرے نیست کہ یاں عامہ را مکلف ساختہ باشند فقط بس اگر بحسب امر عمل کردند مطیع شدند و اگر عصیان ورزیدند مستوجب عقوبت گشتند صفحہ ۲۴۔

جسکا مطلب یہ ہے کہ امر تقدیری تہا جو ہو گیا اس سے کسیکو انکار نہین اگر آپ کتب کلامیہ دیکھے ہوتے تو معلوم ہوتا اوس زمانہ کے جوسیون نے ہر طرح اسکی خبر دی خود ابو بکر سے کہا ابو بکر نے بھی اس راز کو حضرت سے چھپایا بہتون نے کیا خود رسول اللہ نے خواب دیکہا کہ ہمارے بعد ابو بکر آئے ہین اور ڈول کھینچتے ہین. پہر عمر آتے ہین اور وہ بڑے زور و شور سے ڈول چلاتے ہین اور عثمان کے ہاتھ مین آکر وہ ڈول ٹوٹ جاتا ہے. مگر حضرت یہ نہین فرماتے کہ یہ خلافت حق ہو گی. پہر جناب امیرؑ کے اس کہنے سے کہ ہملوگون سے وعدہ نصرت خدا نے کیا ہے اور ہملوگونکو وہ زمین کا خلیفہ بنائیگا آپکو کیا فائدہ ہو سکتا ہے وہ سب وعدے اپنی جگہ پر ہین اون سے نہ کسی کی حقیت ثابت ہوتی ہے نہ اوس سے کوئی فائدہ نکل سکتا ہے بجز اسکے کہ ایک پیشینگوئی تھی جو پوری ہوئی جس طرح یہ پیشینگوئی پوری ہوئی کہ بنی امیہ مثل بندرونکے منبر رسول پر اوترکو د رہے ہین۔

۹. ایک امام فخر الدین رازی کا حضرت علی کو وعدہ الہی سے بوجہ تعصب خارج سمجہنا شیعون پر حجت نہین اور نہ اجماع اہلسنت کو توڑ سکتا ہے ایسا قول تو حدیث رسول کے بھی خلاف ہے کہ رسول اللہ کے بعد بارہ خلیفون کا ہونا لازمی ہے و نیز حدیث صحیح ترمذی جلد ۲ صفحہ ۳۵ کے خلاف ہے قال رسول اللہ الخلافۃ فی امتی ثلاثون سنہ کو جھٹلانیوالا ہے رسول صلعم نے فرمایا کہ میری امت مین خلافت تیس سال تک رہیگی. پس اگر حضرت علیؑ کی خلافت تسلیم نہ کی جاوے تو تیس سال پورے نہین ہو سکتے اور

جنگ نہروان و جنگ جمل و جنگ صفین مین بہی نصرتون کی بارش ہوئی تہی جسپر غور نہین کیا گیا۔

۱۰۔ منشی صاحب نے جس نیت سے زبان عربی مین خط لکہا ویسا ہی عربی زبان مین جواب دیدیا گیا تہا مگر مزید اطمینان کیلئے بارہ دیگر عرض ہے کہ ریویو آف ریلیجنس نمبر ۷ جلد ۱۲ صفحہ ۲۷۱ یہ عبارت ضرور موجود ہے کہ "غیر مبایعین سے جو ہمارا اختلاف دربارہ مسئلہ نبوت ہے اوس مین ہم تو کہتے ہین کہ حضرت اقدس سنہ ۱۹۰۱ء سے پہلے نبوت کی تعریف جو کچھ سمجھا کرتے تھے اوسکی بنار پر اپنے تئین غیر نبی قرار دیتے تھے اور پھر سنہ ۱۹۰۱ء کے بعد تعریف نبوت آپ پر کھولی گئی اسی بنار پر اپنے آپکو نبی فرمانے لگے" یہ عبارت ملمان نہ ہو تو مبلغ دو سو روپیہ تاوان اور لیجئے۔ کہئے وعدہ مین کچھ نام کی صفت دکھلانے کا ارادہ بہی ہے؟۔

۱۱۔ نمونہ حدیث دانی ایک مدعی علم و کمال کا ظاہر ہے حضرت ام سلمہ کے الفاظ فقلت یارسول اللہ الست من اھل البیت پس عرض کیا ام سلمہ نے کہ کیا مین اہلبیت سے نہین ہون قال انک الی خیر انک من ازواج النبی۔ جواب مین فرمایا کہ تم خیر کی طرف ہو تم تو ازواج نبی مین سے ہو۔ یہ صاف صاف صورت نفی کی ہے کسی فقرہ کا ترجمہ یہ نہین ہو سکتا کہ تو اہلبیت ہونے مین بہتری پر ہے کیونکہ تو ازواج نبی سے ہے نمبر ۴ مندرجہ صفحہ ۲۴ قالت ام سلمہ فانا معھم یا نبی اللہ پس کہا مین ان اہلبیت مین شریک ہون قال انت علی مکانک وانت علی خیر۔ جواب مین فرمایا کہ تم اپنی جگہ پر ہو اور تم خیر پر ہو۔ یہ صورت نفی کی ہے پھر حدیث نمبر ۱۴ مندرجہ صفحہ ۲۹ مین جب حضرت عائشہ نے نزدیک جاکر کہا وانا من اھلبیتک کیا ہم آپکے اہلبیت سے ہین فقال تنحی انک علی خیر۔ جواب مین فرمایا دور ہو جاؤ (ہٹ جاؤ) تو خیر پر ہے پس کسی بی بی کو داخل کسانہ کرنا بلکہ جب نزدیک گئین تو حکم علحدہ رہنے کا دینا صاف اور قطعی دلیل اخراج ازواج از اہلبیت ہے نمبر ۵ صفحہ ۲۶ قول رسول سے نزول آیہ تطہیر پانچ شخصونکے لئے ہے۔ جنکے نام کی صراحت

بہی فرمادی پہر ازواج کیسے شامل آیہ تطہیر ہو سکتی ہین رسول اللہ صلعم نے ان ازواج کے سوال پر لفظ نعم (ہان) نہ فرمایا بلکہ ایسا لفظ فرمایا کہ نفی بہی ہو جاسکے اور اونکو ملال بہی نہ ہو۔ سوال تو اہلبیت مین شرکت کا تہا اور جواب ملا کہ تم تو ازواج نبی ہین ہو کیا اسکے یہ معنی نہین ہین کہ تم اہلبیت مین نہین ہو۔

۱۲- سورہ احزاب کی عبارت پر غور نہین کیا گیا آیہ تطہیر کے ماقبل ضمائر تانیث اَطِعْنَ اللہ وآتین الزکوۃ اور آیہ مذکور کے بعد بہی ضمائر تانیث واذکرن۔ بیوتکن مین وارد ہین لیکن اس آیہ تطہیر مین ضمائر کم جمع مذکر ہین جس سے صورت امتیازی اخراج ازواج از اہلبیت حاصل ہے۔

۱۳- صـ۳۲ کے ترجمہ مین لفظ "فرمایا" کے ماقبل لفظ "نہ" اضافہ فرمائی جو سہو کاتب سے رہ گیا ہے پس صحیح الفاظ ترجمہ "حضرت نے فرمایا کہ (ہان)" ہوئے اور جس مقام سے مین نے نقل کیا ہے اوسکو مجھسے طلب فرماکر دیکھ لیجئے اصلاح نمبر ۹ جلد ۲ صـ۵ سطر ۱۰ منشی صاحب تو عربی دانی کے مدعی ہین۔ الفاظ عربی صـ۱۳ سطر ۳ مطلع الانوار بغور دیکھے ہوتے تو باسانی سمجھ مین آجاتا وھو ھذا فقلت یارسول اللہ وانا اسیر سن (ام سلمہ نے عرض کیا کہ ہم بھی اہلبیت مین شامل ہین) قالت فواللہ ما انعم تو ام سلمہ کہتی ہین کہ حضرت نے نہ فرمایا (ہان) وقال انک علی خیر اور کہا کہ تو خیر پر ہے۔ مزید حدیث دانی کا نمونہ الہامی کتاب آئینہ کمالات اسلام صـ۳۰۳ مین جناب مرزا صاحب اپنے زمیندار ہونیکو علامت امام آخر کی حدیث نبویہ سے فرماتے ہین احادیث نبویہ مین صاف لکہا ہے کہ آخری زمانہ مین ایک مؤید دین وملت پیدا ہوگا اور اوسکی یہ علامت ہوگی کہ وہ حارث ہوگا یعنی زمیندار ہوگا۔ حدیث کے صحیح یا غلط ہونے سے ہمین مطلب نہین ہے لیکن لفظ حارث کے معنی زمیندار کے جناب مرزا صاحب نے کس لغت سے لئے ہین البتہ کہیتی کرنیوالے کو (حارث) کاشتکار کہتے ہین۔ منتہی الارب۔ قاموس۔ غیاث۔ نفائس۔ اللغات ملاحظہ طلب ہین۔ بابت صـ۳۵ عرض ہے کہ جو صاحب مستحسن نے اصل مخاطب حضرت ابراہیم کو قرار دیا ہے یا حضرت سارا جو اونکی رشتہ مین بہن بھی ہین وابراہیم دونون کو مخاطب تحریر فرمایا ہے

اسپر آپ کو اعتراض کیون ہے حضرت ابراہیم کو قران کریم مین امت فرمایا گیا ہے ان
ابراھیم کان امۃ قانتا للہ حنیفا تو تعظیماً ضمیر مذکر کم بصیغہ جمع استعمال ہونا محل
اعتراض نہین ہو سکتا دیکھئے کتاب مختصر المعانی ومطول فی بحث المسند والمسند الیہ
ونیز اسکی تائید مین آئینہ کمالات اسلام صنہ۲۲ مصنفہ جناب مرزا صاحب کوئی شخص کسی
ذاتی غرض سے آیہ شریعت مین جملہ رشتہ داران رسول صلعم کیساتھ ابو جہل تک کو داخل
اہلبیت کر سکتا ہے لیکن اہل الطہارت مندرجہ آیہ شریفہ صرف خمسہ نجبا ہین جنکو
رسول کریم نے گلیم مین لیکر بار ہا فرمایا اللھم ھولاء اھلبیتی فطھرھم تطھیرا۔ یہ
تخصیصی صورت ہے اور اونھین سے تمسک کا حکم رسول اللہ نے دیا ازواج پر تو
عتاب بھی اللہ تعالے نے فرمایا ہے اونکو طلاق کی دہمکی بھی دیگئی ہے سورہ تحریم
وغیرہ ملاحظہ فرمایئے یا ائمہ ازواج اہل الطہارت کیونکر ہو سکتی ہین۔ع ۵۴
۱۴۔ ترجمہ مین مجھسے غلطی کا ہو جانا مضحکہ یا جائے تعجب نہین جبکہ کتاب امام الصلح صہ۴۱
پر جناب مرزا صاحب تحریر فرماتے ہین "مین نے براہین احمدیہ مین غلطی سے توفی کے معنی ایک
جگہ پورا دیئے کے ہین" ونیز آئینہ کمالات اسلام صہ۳۵۲ مین جناب مرزا صاحب تحریر فرماتے
ہین "جب کوئی رسول یا کوئی نبی اپنے نفس کے جوش سے کسی بات کو کرنا چاہتا ہے تو شیطان
اوس مین بھی دخل دیتا ہے" اصل حدیث پر تو کوئی اعتراض نہین ہے شاہ ولی اللہ
صاحب و نواب صدیق حسن صاحب حضرت محمد بن الحسن العسکری کو سنی مانتے ہین یہ اونکا ذاتی
اعتقاد ہے جو مفید یقین نہین اون حضرت کا زندہ و موجود بجسد عنصری ہونا ہمنے مطلع الانوار
مین متعدد احادیث کتب اہلسنت سے ثابت کیا ہے جسکو نظر تعمق سے ملاحظہ نہین کیا گیا۔
ورنہ معلوم ہوتا کہ عدم العلم مستلزم عدم شے کو نہین ہوتا بس حضرت خضر والیاس و ادریس
بموجب کتاب مشکوۃ و صحیح ترمذی و صحیح مسلم و طبری جلد ۲ صہ۱۲۶ ابتک زندہ و موجود ہین
لیکن اونکا بھی علم نہین کہ کہان ہین و جبکہ عیسیٰ کو بھی زمانہ دراز کے بعد لوگون نے زندہ
دیکھا ایسے حضرت امام کو بھی لوگون نے دیکھا اور ملاقات کی۔
۱۵۔ ہر سہ سوالون کے جوابون کو روایات احاد قرار دیکر ٹالنا چاہا ہے لیکن کون

نہین جانتا کہ خبر واحد یہ خود اہلسنت کی بنیاد ہے جسکے راوی صرف حضرت ابو بکر صاحب ہین کہ گروہ انبیا کا نہ کوئی وارث ہوتا ہے اور نہ وہ خود کسی کے وارث ہوتے ہین کیا یہ قول احاد نہین ہے اور یہ حدیث قرآن کریم و توریت و عقل انسانی کے بالکل خلاف ہے جسکو اہلسنت نے عقاید مین داخل کر لیا مگر الحمد للہ کہ خود جناب مرزا غلام احمد صاحب مدعی نبوت اپنے رسالہ آئینہ کمالات اسلام کے صفحہ ۳۴۵ پر تحریر فرماتے ہین "مین اس بات پر راضی ہون کہ جسقدر دنیا کی جائیداد یعنی آراضی وغیرہ وراثت میرے قبضہ مین آئی ہے بحالت دروغگو نکلنے وہ سب اوس پادری یا پنڈت کو دیدونگا" پس یہ قول مرزا صاحب کا حدیث لا نورث و لا نورث کے خلاف ہے اس میرے سوال مندرجہ صفحہ ۱۲ کی اہمیت اور بڑھ گئی لہذا اگر کوئی عدم وراثت انبیا کو (جس سے حضرت ابو بکر صاحب نے فاطمہ کو محروم الارث قرار دیا) آیت قرآنی و حدیث صحیح قطعیۃ الدلالت سے ثابت کر دیے تو اب مین مبلغ سو روپیہ تاوان ادا کرنیکو تیار ہون۔ خود جماعت احمدی کی بنیاد حدیث لا مہدی الا عیسیٰ مندرجہ صفحہ ۱۴۷ ایام الصلح پر ہے جسکو اہلسنت بھی موضوع قرار دیتے ہین۔

(۶) کسی محقق شیعہ نے علی کو وعدہ استخلاف سے خارج نہین کیا۔ ہان وعدہ کے ایفا کا زمانہ روے زمین پر بعہد صاحب الزمان ضرور تسلیم کرتے ہین جو کتب اہلسنت مثل ینابیع المودۃ صفحہ ۴۲۲ و شرح مشکوۃ صفحہ ۱۶۱ مین بھی موجود ہے۔ جسکی تردید منشی صاحب بھی نہین کر سکتے تغیر البیان مین بصفحہ ۲۳۳۔ یدلا عن الکفار وهو وعد یعم جمیع الامۃ و قیل هو خاص بالصحابۃ ولا وجہ لذالک۔ یعنی خلیفہ کریگا حق سبحانہ تعالے اونہین اہل اسلام کو عوض مین کفار کے اور یہ ایسا وعدہ ہے کہ عام ہے جمیع امت کو اور کہا گیا کہ وہ خاص ہے ساتھ صحابہ کے اور اسکی کوئی وجہ نہین ہے۔

(۷) منشی صاحب نے آیہ استخلاف کے موعود کم از کم تین اصحاب رسول بتلائے تھے اسکے جواب مین ہمنے معاویہ۔ عبداللہ بن زبیر و مروان صاحبان اصحاب رسول کو پیش کیا ہے جنکو حکومت ارضی ملی تھی یہ حضرات موخر الذکر اعمال صالحہ بجا لانیکے باعث اگر خارج از وعدہ

ہین تو پھر ایمان حضرات ثلثہ بھی تو معرض بحث ہے شیعہ ضرور یہ مانتے ہین کہ جیسے حضرت
معاویہ عبداللہ۔ مروان۔ ولید۔ یزید۔ وعبدالملک صاحبان کو سلطنت ارضی ملی ویسے ہی
حضرات ثلثہ کو بھی ملی تھی اور اونسے بھی پہلے سلطنت ارضی فرعون و نمرود و شداد
کو بھی مل چکی ہے تو ایسی سلطنت باعث اثبات ایمان نہین ہو سکتی تاریخ الخلفا سیوطی
صفحہ ۱۴۳ و کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۶۲ مین حضرات ابوبکر۔ عمر۔ عثمان۔ معاویہ یزید سفاح
سلام منصور۔ جابر۔ مہدی۔ امین۔ وامیر العصب صاحبان کو صالح اور بے مثل
بقول حضرت عبداللہ ابن عمر لکھا ہے۔

۱۸۔ دوسرے سوال کے جواب مین احادیث متعدد لکھ دیگئی ہین اب جو چاہے
اقوال و افعال رسول صلعم کو قبول کرے اور جو چاہے قول و فعل عکرمہ کا پابند
ہو جائے رسول اللہ تو مہینون خانہ سیدہ پر تشریف لیجاتے رہے اور الصلوۃ یا اہل
البیت اور السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ الصلوۃ رحمکم اللہ انما یرید اللہ الخ فرماتے رہے
لیکن منشی صاحب کو عکرمہ کی منادی پسند آئی لکھ دینکم ولی دین قول مستحسن صفحہ ۱۱۱
پر عکرمہ کو ناصبی و کاذب لکھا ہے۔ میزان الاعتدال تہذیب التہذیب وغیرہ ملاحظہ ہو

۱۹۔ مباہلہ کی صورت منشی صاحب نے تجویز کی ہے اوسکے جواب مین ہم کہتے ہین کہ جب
اوس عکرمہ خارجی کو کسی نے قابل مباہلہ سمجھا تو آپ اوسکی کیا تقلید کر سکتے ہین پہلے
اپنے امام وقت سے اجازت لیکر شایع کرین تو مین بھی اسکے متعلق کچھ عرض کرون۔
ورنہ مرزا صاحب سے جو مقابلہ ہوا وہ آپکو معلوم ہے اور خواجہ حسن نظامی جو آپکے امام وقت خود
کو چیلنج دیا وہ بھی آپکو معلوم ہے پھر ایسی باتین بنانیسے کیا فائدہ اگر اپکا امام عکرمہ خارجی
تھا تو اوسکا اعلان کر دیجئے پھر بسم اللہ ایک میعاد مقرر فرما کر مجھے بھی اطلاع دین اور
میرے واسطے بددعا کرین کہ اوسکے نتیجہ کے منتظر رہین خدا اپنے سچے دین کی ضرور حمایت کریگا۔
اور اگر بالاعلان ہی مباہلہ منظور ہو تو بھی مین حاضر ہون بشرطیکہ شورش اور نقض امن کی
ذاتی ذمہ داری پر صلح پسند صاحبان کم از کم پانچ مثل شیخ عنایت حسین صاحب متعلم و مولوی
حکیم سید وصی علی صاحب و مولوی ظہور الحق صاحب و حکیم شفیع اللہ صاحب و حکیم سید فرمان حسین صاحب احمدی

کی موجودگی مین ہو جاوے علمار کو مخاطب صرف عالم ہی کرسکتا ہی منشی صاحب کا مقصد عرصہ سے
اہلسنت کو شیعون سے لڑا کر عام شورش کے ذریعہ سے اپنی جماعت کی ترقی کرا لینا ہے اسپر بھی تشفی
نہ ہو تو اپنی موجود الوقت امام صاحب کو معہ جماعت بمقام کجھوہ ضلع سارن پہونچا دیجیے وہان مقدس
گروہ سے مباہلہ ہو جائیگا اس سے زیادہ آسان صورت ہم یہ بتاتے ہین کہ آپ اپنے امام وقت سے اس مضمون کا خط
منگا دین کہ ہم مباہلہ کیلئے تیار ہین تو پھر اور مرحلہ دیکھا جائیگا۔ فی الحال کافی ہے جسکی تردید مین منشی صاحب
نے کوئی ثبوت نہین دیا اس سوال کی جواب مین شیعون کی طرف سے غایت المقصود۔ ورد المقصود۔ دلیل الفرقۃ
رسالہ صاحب العصر والزمان چھپ چکے ہین۔ منشی صاحب کچھ تردید مین پیش کرینگے اوسوقت
ہم بھی کتب مذکور سے لکھین گے۔ ہان نمونہ سفید جھوٹ کا ناظرین دیکھ لین کہ صفحہ ۴۲ سے صفحہ ۹۲
تک مطلع الانوار مین ثبوت دیا گیا ہے جنکو روایات احاد قرار دیا ہی اب لکھتے ہین کہ ایک روایت
یا شہادت برائے نام بھی ایسی پیش نکر سکے جس سے شیعون کے امام غائب کا اب تک کہین رہنا بجسد
عنصری موجود ہونا ثابت ہو۔

۲۰۔ جواب سابق مذکور۔ یہان قورمہ پلاؤ و ناشتہ کی حاجت نہین اوسکو دم پر رہنے دیجیے یہان تو بقول
شاعر ؎ پنجتن کا واسطہ دیکر ائیس ✣ ہمنے جو چاہا خدا سے مل گیا۔

۲۱۔ منشی صاحب نے سنہ ۱۹۰۳ء مین جو کھلی چٹھی بنام امیر علی صاحب آگرہ بھیجی تھی اوس سے بہت پہلے سے شیعون کا مطالبہ
اثبات ایمان حضرات ثلثہ کا چلا آرہا ہے اور اگر کوئی رسالہ صمصام الحق وغیرہ آپنے لکھا ہی تو وہ بہی بہت
مسبوق ہی منشی صاحب کا سوال دربارہ اثبات ایمان و اثبات عصمت مفترض الطاعۃ ہونا آئمہ اثنا عشر
علیہم السلام کا محض بطریق معارضہ و مکابرہ ہے اسکی بہت قبل ایک سوال دربارہ اثبات ایمان حضرات
ثلثہ منجانب اہل تشیع کیا جا چکا ہی اوسکے جواب سے تو اہلسنت قاصر رہے اب بجائے جواب کے یہ پہلو گریز کا نکالا
گیا ہی لہذا جب تک حضرات ثلثہ کا ایمان حسب استفسار اہل تشیع ثابت نہ ہولے یہ سوال محض بیکار ہے
ہان اگر اثبات ایمان حضرات ثلثہ سے دست برداری یا سکوت اختیار کیا جائے تو اوسوقت ہم بعون اللہ
ایمان و عصمت و واجب الاطاعۃ ہونا وغیرہ وغیرہ دربارہ آئمہ اثنا عشر علیہم السلام بدلائل قطعیہ و
احادیث صحیحہ ثابت کرینگے مع ذالک سنہ ماضیہ مین ایسا ہی سوال اہل تشیع سے ہو چکا ہی جسکے جوابات
نہایت شرح و بسط کیساتھ کتاب تشفی خوارج و اہلسنت سال ۱۳۱۲ھ مؤلفہ مولوی سید محمد حسن صاحب